

مَوْلَانَا قَدِيرُ سَيِّدِ الْفُقَرَاءِ وَ الشَّيْخِ الْبَدَوِيِّ

# بَابُ الْفَخْرِ الْوَالِي

مؤلف:

فقير سيد الفقراء الشيخ بدوي

بن حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی عظیم

223 گت پورہ فیصل آباد  
82-041-618003

مکتبہ الفقیر

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ .  
ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ (سورة نور)

# بے داغ جوانی

مؤلف

فقیر سیف اللہ نقشبندی

صاحبزادہ

محبوب العلماء و الصلحاء

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی علیہ السلام



+92-041-618003

مکتبۃ الفقیر  
223 سنت پورہ فیصل آباد



## دیباچہ

ہم کارخانہ قدرت پر نگاہ دوڑائیں تو نباتات، حیوانات، اور انسان وغیرہ ہر ایک نوع کی حیات میں ایک اصول فطرت کا فرمانظر آتا ہے کہ ایک ننھے وجود سے ہر چیز کی ابتدا ہوتی ہے اور وہ نمو پاتے پاتے اپنے عروج کو پہنچتی ہے اور پھر تنزل کا عمل شروع ہو جاتا ہے حتیٰ کہ وہ حیات انجام پذیر ہوتی ہے۔

انسان کی زندگی پر غور کیا جائے تو وہ مختلف مدارج سے گزرتی نظر آتی ہے۔ شیر خوارگی کے بعد بچپن اور لڑکپن آتا ہے پھر جوانی اور شباب کا مرحلہ آتا ہے اور آخر میں انسان بڑھاپے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ ان تمام ادوار میں جوانی کا دور بڑا نازک دور ہوتا ہے کیونکہ یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ ایک طرف تو اس کے جنسی جذبات بیدار ہو رہے ہوتے ہیں جو اسے لذات کی ایک نئی دنیا کی طرف کھینچ رہے ہوتے ہیں اور دوسری طرف اس کی جسمانی نشوونما اپنے عروج کی طرف مائل ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس کی صلاحیتوں میں ایک جوش، ولولہ اور تازگی ہوتی ہے جو اس کی قوت عمل میں کئی گنا اضافہ کر دیتی ہے۔ کچھ نہ کچھ بننے کی آرزو اور کچھ کر ڈالنے کا شوق اس کو ہمہ وقت متحرک رکھتا ہے۔ زندگی کے اس دورا ہے پر آ کر اگر اس نوجوان کو صحیح رہنمائی مل جائے اور اچھی صحبت میسر آ جائے تو اس کی یہی جسمانی صلاحیتیں تعمیری کاموں میں خرچ ہوتی ہیں، جو اس کے کردار کو ملت و معاشرے کیلئے فائدہ مند بنا دیتی ہیں اور اسے دنیا و آخرت کی کامیابیوں سے ہمکنار کر دیتی ہیں۔ اور اگر بالفرض اس کو مناسب رہنمائی نہ ملے تو وہ خواہش نفس کے تابع ہو کر لذات نفسانی والا راستہ اختیار کرتا ہے

نام کتاب	بے داغ جوانی
مؤلف	فقیر سیف اللہ نقشبندی
ناشر	مکتبہ انقیس 223 سنت پورہ فیصل آباد
اشاعت اول	اگست 2004ء
اشاعت دوم	نومبر 2004ء
اشاعت سوم	ستمبر 2005ء
اشاعت چہارم	مئی 2006ء
تعداد	1100
سرورق	حافظ انجم محمود
کمپیوٹر کمپوزنگ	ڈاکٹر شاہ مسعود نقشبندی

اور جنسی بے راہروی کا شکار ہو کر ہمیشہ کیلئے اپنی زندگی کو برباد کر لیتا ہے۔ وہ اس موجِ مستی کی زندگی کو ہی اپنی اصل زندگی سمجھتا ہے اور بڑے فخر سے کہتا ہے:

زندگی میں جو ہو گئے بدنام  
حق ادا کر دیا جوانی کا

معلوم یہ ہوا کہ آج کے نوجوان کو اس بارے میں بہت کچھ کہنے اور سمجھانے کی ضرورت ہے، لیکن افسوس کہ شرم کی آڑ میں اس بارے میں بہت غفلت برتی جاتی ہے۔

مجھے اس روز بڑی خوشی ہوئی کہ فقیر کہیں سفر کے ارادے سے معمد الفقیر سے نکل رہا تھا کہ سامنے سیف اللہ بیٹے پر نظر پڑی جس کے ہاتھ میں کچھ کاغذات تھے۔ فقیر نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ کہنے لگا کہ ”کتاب فقیر“ ہے پوچھا کیا مطلب؟ بولا کہ یہ میں نے کتاب لکھی ہے۔ فقیر نے قدرے حیرانی کے ساتھ اس سے کاغذات کا وہ مسودہ لے کر دیکھا تو اوپر عنوان لگا ہوا تھا ”بے داغ جوانی“ اس معنویت بھرے اور منفرد سے عنوان نے فقیر کو تھوڑا اور متوجہ کر دیا، پوچھا اس کا کیا کرنا ہے بھئی؟ بولا ابو یہ کتاب چھپوانی ہے، آپ اس کی اصلاح فرمادیں۔ اس کی یہ معصوم سی خواہش سن کر فقیر مسکرایا اور مسودہ اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

بعد میں فرصت کے لمحات میں بیٹھ کر اس مسودے کو دیکھا تو وہ نوجوانوں کی بے راہروی، از قسم زنا و لواطت وغیرہ، کے متعلقہ احادیث کا یہ ایک چھوٹا سا کتابچہ تھا۔ یہ بظاہر کوئی ایسی تخلیقی کوشش نہیں تھی بلکہ چند معروف کتب سے موضوع کے مطابق قرآنی آیات، احادیث اور اقوال کو نقل کر دیا گیا تھا، تاہم دو وجوہات کی بناء پر اسے چھپوانے کا خیال غالب آ گیا۔

اول یہ کہ یہ تخلیق نہیں تو ایک اچھا انتخاب ضرور ہے۔ قرآن و حدیث میں موجود

اپنے موضوع کے متعلقہ باتوں کو درج کر دیا گیا ہے، تاکہ نوجوان انہیں پڑھ کر سبق حاصل کر سکیں اور نفس و شیطان کے فریب سے بچ سکیں۔

دوسرا یہ کہ بچے کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے۔ آج کے دور میں کم بچے ایسے ہوتے ہیں کہ جو اتنی کم عمری میں اتنی قوتِ احساس کے مالک ہوتے ہیں کہ اپنے نفع و نقصان کی باتوں کا ادراک کر سکیں اور اس بارے میں مطالعہ کا ذوق و شوق رکھتے ہوں۔ تو بچے کی حوصلہ افزائی سے نہ صرف اس کے احساس کی آنچ تیز ہوگی بلکہ اس کی ادبی صلاحیتوں میں بھی اضافہ ہوگا۔

فقیر نے بھی اس میں کچھ ضروری اصلاح اور اضافہ بھی کیا ہے تاہم اس موضوع پر فقیر کی مستقل ایک کتاب ”حیاء و پاکدامنی“ کے عنوان سے زیر تحریر ہے انشاء اللہ جلد ہی شائع کر دی جائے گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور اسے دور حاضر کی نفسانی و شیطانی چیرہ دستیوں سے بچا کر عفت و عصمت سے بھرپور زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

ہوئی نہ زاغ میں پیدا بلند پروازی  
خراب کر گئی شاہین بچے کو صحبت زاغ  
حیا نہیں ہے زمانے کی آنکھ میں باقی  
خدا کرے کہ جوانی تیری رہے بے داغ

دعا گو و دعا جو

فقیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی

کان اللہ له عوضا عن کل شیء

## بے داغ جوانی

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَ سَلَّمَ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى ..... أَمَا بَعْدُ!  
فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزَّيْنَى إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ﴾

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ]  
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا غَيْرَةَ لَهُ]  
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [أَنَا أَعْيُرُ وُلْدَ آدَمَ وَاللَّهُ أَعْيُرُ مِنِّي ]  
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ  
وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ

### دور حاضر کا فتنہ

ہر دور کا کوئی نہ کوئی فتنہ ہوتا ہے، آج کے دور کا ایک بہت بڑا فتنہ بے حیائی ہے۔ ہماری نوجوان نسل عریانی اور فحاشی کے سیلاب میں بھی چلی جا رہی ہے۔ ٹی وی، وی سی آر، ڈش، کیبل، وی سی ڈی اور انٹرنیٹ جیسے شیطانی ذرائع ایسے پیدا ہو گئے ہیں جن کو دیکھتے ہوئے ہمارے نوجوان فیشن پرستی اور مغربی عریانیت کی دلدادہ بن چکے اور چاہتے ہیں کہ ہمارے اوپر پابندی کوئی نہ ہو۔ من مانی اور نفسانی زندگی گزارنے کے

راستے میں انہیں شریعت ایک رکاوٹ نظر آتی ہے۔ ادھر کفار کی طرف سے مسلسل یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ دین اسلام پرانے وقتوں کیلئے دین تھا آج کے جدید تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے یہ کافی نہیں ہے۔ آج ہمارے نوجوانوں کیلئے اپنی نگاہوں کی حفاظت کرنا اور پاکیزگی والی زندگی گزارنا سب مجاہدوں سے بڑا مجاہدہ بن گیا ہے۔ ایسے وقت میں ضروری ہے کہ نوجوانوں کو اس بات کی تعلیم دی جائے کہ شرم و حیا والی زندگی سب سے اعلیٰ زندگی ہے۔

### مؤمن اور کافر کی زندگی کا فرق

مؤمن اور کافر کا فلسفہء زندگی بنیادی طور پر ایک دوسرے سے قطعی مختلف ہے۔ مؤمن کا مقصد زندگی آخرت کی تیاری ہے، جبکہ کافر کا مقصد زندگی عیش و عشرت ہے۔ کافر کے دل میں یہ بات بیٹھی ہوئی ہوتی ہے کہ میری زندگی محدود زندگی ہے اس میں مجھے جتنی عیاشی کرنی ہے وہ کر لینی چاہئے۔ مؤمن یہ سمجھتا ہے کہ نہیں عیش و آرام کی زندگی آخرت کی ہے اور دنیا کی زندگی کام کی ہے عبادت کی ہے۔ اس بنیادی فرق کی وجہ سے مؤمن ہر چیز کو آخرت کے نکتہء نظر سے دیکھتا ہے وقتی لذتوں کے پیچھے دیوانہ نہیں بنتا جبکہ کافر ہر چھوٹی سے چھوٹی لذت کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتا اور اسکو آخرت کی طرف سے بالکل دھیان نہیں ہوتا تو یہ زندگیوں کا ایک بنیادی فرق ہے۔

### اسلام اور کفر کی اخلاقی اقدار میں فرق

اس بنیادی فرق کی وجہ سے اسلام اور کفر کی اخلاقی قدروں میں بھی فرق ہے۔ اسلام کی اخلاقی اقدار میں شرم و حیا، سرفہرست ہے۔ دین اسلام پاکیزگی اور پاک دامنی کی زندگی اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ جبکہ کفار کے ماحول میں بے حیائی اور بے باکی کو روشن خیالی سمجھا جاتا ہے اور اسے ترقی کیلئے ضروری گردانا جاتا ہے۔

آئیں ذرا غور کریں کہ عفت اور پاکبازی کی زندگی گزارنے کیلئے دین اسلام ہماری کس طرح رہنمائی کرتا ہے

## زنا کی مذمت

معاشرے میں جتنے بھی فواحش جنم لیتے ہیں ان کا مرکزی نکتہ یہی ہوتا ہے کہ زنا کا ارتکاب کیا جائے۔ زنا ایک بہت بڑی برائی ہے اور اس کے مفاسد بے شمار ہیں۔ زنا کاری کو عام کرنے سے سوسائٹی کی معاشرتی شیرازہ بندی بکھر کر رہ جاتی ہے۔ اس لئے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرک کے بعد اس کو سب سے بڑا گناہ قرار دیا۔ فرمایا:

ما من ذنب بعد الشرك اعظم عند الله من نطفة وضعها رجل

فی رحم لا یحل له

[شرک کے بعد کوئی گناہ اس نطفہ سے بڑھ کر نہیں جس کو کوئی شخص کسی

ایسے رحم میں رکھے جو شرعاً اس کے لئے حلال نہ تھا]

## زنا کے مواقع سے بچو

تو پتہ یہ چلا کہ زنا ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ لہذا جتنا یہ بڑا اور خطرناک گناہ ہے۔ اتنا ہی اس سے بچنے اور احتیاط کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں فرمایا گیا:

وَلَا تَقْرَبُوا الزَّانِيَةَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَاءً سَبِيلاً

اور زنا کی قریب بھی نہ جاؤ کیونکہ یہ فحاشی ہے اور برار استہ ہے۔

اس آیت میں یہ نہیں کہا کہ تم زنا نہ کرو بلکہ یہ کہا کہ زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔

چنانچہ مفسرین نے کہا ہے کہ اس آیت میں ان تمام امور اور طور طریقوں کو چھوڑنے کا حکم دے دیا گیا جو بذات خود تو زنا نہیں لیکن زنا کا باعث بن سکتے ہیں۔

## ہر عضو کا زنا میں حصہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لكل بنی آدم حظ من الزناء فالعینان تزنیان و زناهما النظر ،

والیدان تزنیان و زناهما البطش ، و الرجلان تزنیان و زناهما

المشی ، و الفم یزنی و زناهما القبل ، و القلب یهوی و یتمنی و

الفرج یصدق ذلك او یکذبه

[انسان کے ہر عضو کا زنا میں حصہ ہوتا ہے۔ پس آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور

ان کا زنا دیکھنا ہے اور ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا پکڑنا ہے، اور پاؤں

بھی زنا کرتے ہیں ان کا زنا چلنا ہے، اور منہ بھی زنا کرتا ہے اور اس کا زنا بوسہ

لینا ہے، اور دل خواہش کرتا ہے اور تمنا کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتے

ہوئے زنا میں جتلا ہوتی ہے یا جھٹلا کر بازر رہتی ہے]

## زنا کرتے وقت آدمی مؤمن نہیں رہتا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لا یسرق سارق حین یسرق و هو مؤمن ولا یزنی زان حین یزنی

و هو مؤمن (بخاری و مسلم)

[چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے اس وقت وہ مؤمن نہیں رہتا اور جب

کوئی زانی زنا کر رہا ہوتا ہے وہ بھی اس وقت مؤمن نہیں ہوتا (پھر جب فارغ

ہوتا ہے تو اس کا ایمان بھی اس کے پاس واپس لوٹ آتا ہے) [

## دوزخ میں زانیوں کی بد حالی

حضرت سرہ بنت جناب ﷺ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رایت اللیلة رجلین اتیانی فاخرجانی فانطلقت معهما فاذا بیت مبنی علی بناء التنور اعلاه ضیق و اسفله واسع یوقد تحته نار فیہ رجال و نساء عراة فاذا اوقدت ارتفعوا حتی یکادوا ان یخرجوا فاذا اخذت رجعوا فیہا . فقلت ما هذا؟ قالوا " الزناة" [ آج رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ، میرے پاس دو شخص (فرشتے) آئے ہیں اور وہ مجھے لے کر گئے ہیں اور میں ان کے ساتھ چلا گیا، میں نے دیکھا کہ ایک کمرہ ہے تنور پر بنایا گیا ہے اس کا اوپر کا حصہ تنگ ہے اور نیچے کا کھلا ہے، اس کے نیچے آگ جلائی جا رہی ہے، اور اس میں مرد اور عورتیں تنگے ہیں، جب آگ بھڑکائی جاتی ہے، یہ اوپر ہو جاتے ہیں اور کمرہ سے باہر نکلنے کو ہوتے ہیں۔ اور جب دھیمی کی جاتی ہے، تو یہ واپس اس میں گر جاتے ہیں، میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ (انکو کیوں عذاب دیا جا رہا ہے) انہوں نے کہا یہ زنا کار مرد و عورت ہیں، اور زنا کی آگ میں جل رہے ہیں] (بخاری و مسلم)

## اللہ تعالیٰ کی زیادہ ناراضگی

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں نے ارشاد فرمایا:

ان اعمال امتی تعرض فی کل یوم جمعة و اشد غضب اللہ علی الزناة

[ میری امت کے اعمال میرے سامنے ہر جمعہ کے دن پیش کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب زیادہ زانیوں پر غضبناک ہوتے ہیں ]

## زانی کا ایمان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

ان الایمان سر بال یسر بل اللہ من یشاء فاذا زنی العبد نزع منه سر بال الایمان فاذا تاب رد الیہ [ ایمان کا ایک لباس ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں پہناتے ہیں، جب کوئی انسان زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان کا لباس اتار لیا جاتا ہے پھر جب وہ (اس سے) توبہ کرتا ہے تو اس کو لوٹا دیا جاتا ہے ]

## زنا کے نقصانات

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ایاکم و الزنا فان فی الزنا ست خصال ، ثلاث فی الدنیا و ثلاث فی الآخرة ، اما اللواتی فی الدنیا فذهاب نور الوجه و انقطاع الرزق و سرعة الغناء و اللواتی فی الآخرة فغضب الرب و سوء الحساب و الخلود فی النار الا ان یشاء اللہ

[ اپنے آپ کو زنا سے بچاؤ کیونکہ زنا میں چھ تباہیاں ہیں، تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔ دنیا کی تباہیاں یہ ہیں کہ، چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے، رزق میں تنگی آ جاتی ہے اور بہت جلد اعضاء بدن بے کار ہو جاتے ہیں۔ اور آخرت کی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا، حساب بہت سختی سے ہوگا اور ہمیشہ دوزخ میں جلنا ہوگا مگر جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے ]

## زانیوں کی گندی بدبو

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

بینا انا نائم اذا تاتی رجلان فاخذ بضبعی فاخر جانی فاذا اتا بقوم اشد شیء انتفاخا و انتنه ربحا کأن ربحهم المراحیض قلت من هولاء؟ قال هولاء الزانون و الزوانی.

[میں سو رہا تھا کہ میرے پاس دو شخص (فرشتے) آئے انہوں نے مجھے میرے بازو سے تھاما اور مجھے باہر لے گئے تو میں ایک ایسی قوم کے پاس پہنچا جو سب سے زیادہ پھولی ہوئی تھی اور ان سے اتنی بدبو آ رہی تھی جیسے کہ بیت الخلاء ہو، میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ زنا کار مرد اور زنا کار عورتیں ہیں]

## شرمگاہوں کی بدبو

حضرت مکحول رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جنتیوں کو ایک خوشبو سنگھائی جائے گی تو وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم جب سے جنت میں آئے ہیں، ہم نے اس سے زیادہ پاکیزہ خوشبو نہیں سونگھی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، یہ روزہ داروں کے مونہہ کی خوشبو ہے۔

اور اسی طرح دوزخیوں کو بھی بدبو سنگھائی جائے گی تو وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم جب سے جہنم میں داخل ہوئے اس سے زیادہ بدبو کبھی نہیں سونگھی؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ بدکار زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو ہے

## زنا اور لوہا طت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
ما طفف قوم کیلا ولا بخسوا میزانا الا منعهم اللہ القطر، ولا  
ظہر فی قوم الزنا الا ظہر فیہم الموت، ولا ظہر فی قوم عمل  
قوم لو طالا ظہر فیہم الخسف  
[جو قوم بھی ناپ تول میں کمی کرتی ہے اللہ تعالیٰ ان سے بارش کو روک لیتے ہیں اور جس قوم میں زنا عام ہو جائے اس میں کثرت سے اموات ہوتی ہیں، اور جس قوم میں لوہا طت عام ہو جاتی ہے اس میں زمین میں دھنسا دیا جانا عام ہو جاتا ہے]

## شرمگاہ امانت ہے

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے انسان کی شرمگاہ بنائی اور فرمایا یہ تیرے پاس امانت ہے، اس کو اس کے حق کے علاوہ کہیں استعمال نہ کرنا۔

## دوزخ کا خطرناک دروازہ

حضرت عطاء خراسانی فرماتے ہیں کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں، سب سے زیادہ غمناک، اندوہناک، گرم، زیادہ بدبودار زانیوں کا دروازہ ہوگا، جنہوں نے جان بوجھ کر اس کا ارتکاب کیا

## پڑوسی کی بیوی سے زنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کونسا گناہ سب سے بڑا ہے آپ نے ارشاد فرمایا یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک بناؤ

حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے میں نے عرض کیا پھر کونسا گناہ بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ تمہارے ساتھ کھانے میں شریک ہوگا۔ میں نے پوچھا کہ پھر کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔

### مسلمان کی بیوی سے زنا

چند حضرات حضرت علیؑ کے پاس بدکاریوں کے بارے میں مذاکرہ کر رہے تھے تو حضرت علیؑ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کونسا زنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین یہ سب برے ہیں تو حضرت علیؑ نے فرمایا، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا زنا یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مسلمان کی بیوی سے زنا کرے اور مسلمان شخص کیلئے اس کی بیوی کو خراب کر دے۔ یہ ذکر کرنے کے بعد حضرت علیؑ نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کے سامنے بدبودار ہوا چلائی جائے گی۔ جس سے ہرنیک و بد کو ایذا ہوگی جب وہ ان تک پہنچ کر اذیت میں مبتلا کر کے ناک میں دم کر دے گی تو ان کو ایک منادی ندا کرے گا جس کو سب سنیں گے وہ کہے گا کیا تم جانتے ہو یہ بدبو کیسی ہے۔ جس نے تمہیں ایذا میں مبتلا کر دیا؟ وہ کہیں گے بخدا ہم تو نہیں جانتے مگر اس نے ہمیں تکلیف دینے میں کس کوئی نہیں چھوڑی تو انہیں بتایا جائے گا کہ یہ زنا کاروں کی شرمگاہوں کی بدبو ہے، جو اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں پیش ہوئے ہیں کہ انہوں نے اس جرم سے توبہ نہیں کی۔

### لواطت کی مذمت

جب کوئی مذکر مذکر سے غیر فطری طریقے سے اپنی شہوت کو پورا کرے تو اسے عرف عام میں لواطت کہتے ہیں۔ یہ بھی شیطان کا ایک بہت بڑا ہتھیار ہے جس کے ذریعے شیطان نوجوانوں کو شکار کرتا ہے۔ اور انہیں دنیا آخرت کی رسوائیوں سے دوچار کرتا ہے۔ اسلام میں اس گھناؤنے فعل کی بھی سخت مذمت کی گئی ہے۔

### لوطی ملعون ہے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

لعن الله من عمل عمل قوم لوط و لعن الله من عمل عمل قوم

لوط و لعن الله من عمل عمل قوم لوط

[ اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے اس شخص پر جو قوم لوط والا کام (بد فعلی) کرے۔

اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے اس شخص پر جو قوم لوط والا کام کرے۔

اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے اس شخص پر جو قوم لوط والا کام کرے۔ ]

### حضور ﷺ کا خوف

حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

ان اخوف ما اخاف على امتي عمل قوم لوط

[ سب سے زیادہ خطرناک بات جسے کے بارے میں، میں اپنی قوم سے ڈرتا

ہوں قوم لوط کا عمل ہے ]

## اللہ نظر رحمت نہیں فرمائیں گے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

لا ينظر الله الى رجل اتى رجلا او امرأة في دبرها

[ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے جس نے مرد یا عورت

سے پاخانہ کی جگہ بد فعلی کی ہوگی ]

## لوطی پر مخلوقات کا غصہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

لم يعمل فحل فحلا حتى كان من قوم لوط ، فاذا علا الفحل

ارتج او اهتز عرش الرحمن عز وجل ، فاطلعت الملائكة

تعظيماً لفعلهما فقالوا يا رب الاتامر الارض ان تعزرهما و تامر

السماء ان تحصيهما ؟ فقال انى حلیم لا يقوتنى شيء

[ جب کوئی مذکر مذکر سے بد فعلی کرتا ہے تو وہ قوم لوط (میں لکھا جاتا ہے اور قوم

لوط جیسا بن جاتا ہے) اور جب مذکر مذکر سے بد فعلی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا عرش

کانپ اٹھتا ہے جس سے فرشتوں کو قائل و مفعول کے گھناؤنے جرم کا پتہ چل

جاتا ہے تو یہ کہتے ہیں اے باری تعالیٰ! کیا آپ زمین کو حکم نہیں دیتے جو ان کو

سزا دے (دھنسا دے) اور آسمان کو حکم نہیں دیتے جو ان پر کنکر برسائے؟ تو

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں بردبار ہوں مجھ سے کوئی چیز چھوٹ نہیں سکتی ]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، جب مرد مرد سے بد فعلی کرتا ہے تو زمین ان

کے نیچے سے، آسمان اوپر سے اور گھر اور چھت سب پکار اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں اے

پروردگار! آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم ایک دوسرے سے مل جائیں اور ان کو درمیان

میں پیس کر رکھ دیں اور ان کیلئے عذاب اور عبرت بن جائیں؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں  
میرا صبر ان سے زیادہ وسیع سے ہے جو مجھ سے چھوٹ نہیں سکتا۔

## عورت کی عورت سے بد فعلی

حضرت واثلہ بن اسحق فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا

سحاق النساء زنا بينهن

(عورت کا عورت سے گناہ کرنا ان کا آپس میں زنا کرنے کی طرح ہے)

## لواطت کی سزائیں

## قتل کیا جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے قوم لوط کے عمل  
کرنے والے کے متعلق فرمایا کہ قائل اور مفعول دونوں کو قتل کر دیا جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

من وجدتموه يعمل بعمل قوم لوط فارجموا الا على والاسفل

[ جس شخص کو تم قوم لوط والا گناہ کرتے دیکھو تو اوپر اور نیچے والے دونوں کو

سنگسار کر دو ]

## صحابہ کا فیصلہ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف ایک خط بھیجا

ایک علاقہ میں ایک ایسا شخص ملا ہے جس نے مرد سے نکاح کر رکھا ہے، تو حضرت ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کے فیصلہ کیلئے صحابہ کرام کو جمع کیا ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شریک

تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا یہ ایسا گناہ ہے جس کو سوائے ایک امت کے کسی اور

امت نے نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا جو حشر کیا آپ جانتے ہیں، میری رائے یہ ہے اس شخص کو آگ میں جلادیا جائے۔ تو تمام صحابہ کرام کی رائے مبارک نے اس پر اتفاق کیا کہ اس کو آگ میں جلادیا جائے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حکم جاری کر دیا کہ اس کو آگ میں جلادیا جائے۔

اسی قسم کے دو واقعوں میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ہشام بن عبدالملک نے بھی ایسے لوگوں کو آگ میں جلادیا

### حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل

یزید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک لوطی کو (جلانے کی بجائے) سنگسار کرادیا تھا۔

### حضرت عمر رضی اللہ عنہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص حضرت لوط کی قوم جیسا عمل کرے اس کو قتل کر دو۔

### حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لوطی کی سزا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا آبادی میں کوئی اونچا گھر تلاش کیا جائے پھر لوطی کو مونہہ کے بل پھینکا جائے پھر اس پر پتھروں کی بارش کر دی جائے۔

### آئمہء اسلام کی رائے

(۱)..... امام شعبہ اور حضرت سعید بن المسیب، جابر بن زید، عبید اللہ بن عبداللہ بن معمر، امام مالک، ربیعہ، ابن ہریرہ امام شعبی رحمہم اللہ علیہم فرماتے ہیں لوطی کو سنگسار کیا

جائے چاہے وہ شادی شدہ ہو یا کنوارہ ہو۔

(۲)..... حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ حضرت قتادہ، حضرت عطاء، حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو سزا زانی کی ہے وہی اس لوطی کی ہے۔

(۳)..... امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما سے اس مسئلہ میں دو روایات منقول ہیں

۱۔ لوطی چاہے شادی شدہ ہو چاہے کنوارہ ہو دونوں صورتوں میں اس کو سنگسار کر دیا جائے۔ اس رائے میں امام اسحاق بن راہویہ بھی ان کے موافق ہیں۔

۲۔ لوطی کی سزا زانی کی طرح ہے اگر کنوارہ ہے تو کوڑے، اگر شادی شدہ ہے تو سنگسار، اس رائے میں امام یوسف اور امام محمد رضی اللہ عنہما بھی ان کے موافق ہیں۔

### لوطی کا حج قبول نہ ہونے کی حکایت

حضرت یونس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حج کی نیت سے مکہ میں حاضر ہوا جب عرفات کی رات آئی تو جو امام صاحب ہمارے ساتھ حج کر رہے تھے انہوں نے ایک خواب دیکھا۔ پھر ہم مکہ واپس لوٹ گئے تو ہم نے ایک منادی کی آواز سنی جو پتھر کے اوپر سے پکار رہا تھا اے گروہ حجاج خاموش ہو جاؤ تو تمام لوگ خاموش ہو گئے۔ پھر اس نے کہا کہ اے گروہ حجاج تمہارے امام صاحب نے یہ خواب دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام لوگوں کی مغفرت کر دی ہے جنہوں نے اس سال حج بیت اللہ کی حاضری دی ہے صرف ایک آدمی کو معاف نہیں کیا کیوں کہ اس نے ایک لڑکے سے بدکاری کی۔

### قیامت اور دوزخ میں سزائیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے فرمایا

من نکح امرأة في دبرها او غلاما او رجلا حشر يوم القيامة

انتن من الحيفة ينادى به الناس حتى يدخله الله نار جهنم و يحبط الله عمله ولا يقبل منه صرفا و لا عدلا يجعل في تابوت من النار و يسمر عليه بمسامير من حديد من نار فقتل تلك المسامير في وجهه في جسده

[جو شخص کسی عورت کے یا کسی لڑکے کے یا کسی آدمی کے جائے پاخانہ میں برائی کرے گا وہ قیامت کے دن سڑے ہوئے مردار سے زیادہ بدبودار اٹھایا جائے گا۔ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے اس کی بے حیائی کا چرچا کیا جائے گا حتیٰ کہ اس کو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ میں داخل کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک اعمال ضائع کر دیں گے نہ تو اس سے کوئی مستحب قبول ہوگا نہ فرض عبادت بلکہ اس کو آگ کے ایک تابوت میں بند کیا جائے گا اور آگ کے لوہے کی اس پر میخیں ٹھوک دی جائیں گی اور وہ میخیں اس کے منہ اور جسم میں گھس جائیں گی]

بغیر توبہ کے پاک نہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا

اللوطيان لو اغتسلا بماء البحر لم يجز هما الا ان يتوبا  
[اگر لواطت کرنے اور کرانے والے سمندر کے تمام پانی سے غسل کر لیں تب بھی وہ ان کو پاک نہیں کر سکے گا ہاں یہ کہ وہ توبہ کر لیں]

قوم لوط میں شامل رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

من مات من امتي يعمل عمل قوم لوط نقله الله اليهم حتى يحشر معهم

[جو آدمی میری امت میں قوم لوط والا گناہ کرتا تھا وہ مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو قوم لوط میں منتقل کر دیتے ہیں اور قیامت کے دن بھی انہیں کے ساتھ کھڑا کریں گے]

لوطی کی بدترین حالت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص جس حالت میں فوت ہوتا ہے۔ اسی حالت میں قبر سے نکالا جائے گا۔ حتیٰ کہ لوطی کو جب نکالا جائے گا تو اس نے اپنا آلہ تناسل اپنے دوست کی جائے پاخانہ میں رکھا ہوگا۔ یہ دونوں قیامت کے دن بے حد رسوا ہو رہے ہونگے۔

لوطی بندروں اور خنزیریوں کی شکلوں میں

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن لوطیوں کو بندروں اور خنزیریوں کی شکل میں کھڑا کیا جائے گا۔

## مشت زنی

مشت زنی کا مطلب ہے کہ اپنے عضو مخصوص کو ہاتھ سے یا کسی چیز سے رگڑ کر منی کو نکالنا اور جنسی لذت حاصل کرنا۔ بہت سے نوجوان ابتدائے جوانی میں ہی اس گندی لت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ناسمجھی کا دور ہوتا ہے خواہش نفسانی پوری کرتے کرتے وہ اپنے جوہر حیات کو بری طرح ضائع کر بیٹھتے ہیں اور پوری عمر کے روگ اپنے آپ کو لگا لیتے ہیں۔ آئیے دیکھیں کہ قرآن و حدیث اس بارے میں کیا کہتے ہیں۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّونَ مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُونَ أْفُرُوجَهُمْ . ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ (سورۃ نور)

[ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس میں ان کے لئے پاکیزگی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کو خبر ہے

اس کی جو کچھ وہ کرتے ہیں]

اس آیت میں شرمگاہوں کی حفاظت کا حکم ہے۔ جو نوجوان مشت زنی کے فعل بد کے مرتکب ہوتے ہیں وہ شرمگاہوں کی حفاظت والے اس حکم کی صریح طور پر خلاف ورزی کر رہے ہوتے ہیں۔

ایک جگہ پر فرمایا

فَمَنْ ابْتَغَىٰ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ (المؤمنون: ۷)

[پس جو کوئی اس کے علاوہ تلاش کرے پس وہ حد سے بڑھنے والے ہیں]

یعنی جو لوگ جائز طریقے کو چھوڑ کر کسی بھی ناجائز طریقے سے اپنی شہوت کو پورا

کریں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ حد کو توڑنے والے ہیں۔

## احادیث میں مشت زنی کی مذمت

علامہ آلوسی نے تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں

ما ذكره المشائخ من قوله صل الله عليه و سلم ناكح اليد ملعون . و عن سعيد بن جبیر عذب الله تعالى امة كانوا يعشون بمذا كيرهم . و عن عطاء سمعت قوما يحشرون و ايدهم حبالی و اظن انهم الذين يستمنون بايديهم

[مشائخ کرام نے حضور اقدس ﷺ کا فرمان نقل کیا ہے:

ہاتھ سے زنا کرنے والا ملعون ہے۔ اللہ اس امت کو عذاب فرمائے گا جو اپنی شرمگاہوں کو عبث طریقہ مثل جلق وغیرہ کے استعمال کریں۔ ایک قوم محشر میں آئے گی کہ ان کے ہاتھ حاملہ ہوں گے، میرا گمان یہ ہے کہ وہ منی نکالنے والے ہیں اپنے ہاتھوں سے]

ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

سات قسم کے لوگ ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے نہ دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ انہیں عالموں کے ساتھ جمع کرے گا اور سب پہلے جہنم میں جانے والوں کی ساتھ جہنم میں داخل کرے گا۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ توبہ کر لیں، توبہ کرنے والوں پر خدا مہربانی سے رجوع فرماتے ہیں۔

(۱) ہاتھ سے زنا کرنے والا

(۲) قائل (بدفعلی کرنے والا)

(۳) مفعول (بدفعلی کروانے والا)

(۴) نشے باز شراب کا عادی

- (۵) اپنے ماں باپ کو مارنے پٹینے والا یہاں تک کہ وہ چیخ و پکار کرنے لگیں  
 (۶) اپنے پڑوسیوں کو ایذا پہنچانے والا یہاں تک کہ وہ اس پر لعنت بھیجنے لگیں  
 (۷) اپنی پڑوسن سے بدکاری کرنے والا

## مشت زنی کے نقصانات

- مشت زنی کے جسمانی نقصانات بھی بہت ہیں۔ چند ایک درج ذیل ہیں۔  
 ☆..... ایسے نوجوان کا چہرہ پیلا پڑ جاتا ہے۔ چہرے کی رعنائی ختم ہو جاتی ہے۔ قدرتی چمک اور نور چہرے سے ختم ہو جاتا ہے۔ گال پچک جاتے ہیں۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں۔  
 ☆..... جسم ہر وقت تھکا تھکا محسوس کرتا ہے۔ ایسے لوگ ہر وقت لیٹے رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ کوئی کام کرنے کو دل نہیں کرتا۔ انسان سست ہو کر پڑا رہتا ہے، کام چور بن جاتا ہے۔  
 ☆..... وزن کم ہوتے ہوتے انسان ہڈیوں کا ڈھانچہ نظر آتا ہے۔ جوانی میں بڑھاپے کی سی حالت ہو جاتی ہے۔ خون کی کمی کی وجہ سے کام کے وقت ہاتھ پاؤں کانپتے ہیں۔ بیٹھے ہوئے اٹھیں تو آنکھوں کے سامنے اندھیرا آ جاتا ہے۔ ہاضمہ کمزور ہو کر رتخ یا قبض کی بیماری ہو جاتی ہے۔ پیشاب کرنے کے بعد بھی قطرے آتے رہتے ہیں۔  
 ☆..... چلنے پھرنے یا کام کرنے سے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ غصہ بڑھ جاتا ہے۔  
 ☆..... نوجوان نسیان کا مریض بن جاتے ہیں۔ طلباء کی تعلیم میں بہت رکاوٹ آ جاتی ہے۔ سبق مشکل سے یاد ہوتا ہے اور جلدی بھول جاتا ہے۔ ذہنی کام کرنے کو دل نہیں کرتا۔  
 ☆..... عضو مخصوص میں ٹیڑھ پن اور کمزوری آ جاتی ہے۔ انسان شادی کے قابل نہیں رہتا۔ سرعت انزال کی شکایت ہو جاتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ

## پاکدامنی کا انعام

انسان کا نفس یہ چاہتا ہے کہ اپنی شہوت کو کسی بھی طریقے سے پورا کیا جائے۔ اور خاص طور پر جب کہ خواہش پوری کرنے کا موقع بھی مل جائے تو یہ بے تاب ہو جاتا ہے۔ ایسے موقع پر جو انسان صبر و ضبط سے کام لے اور اپنی خواہش کو روک لے تو اس عمل کی اللہ کے ہاں بڑی قدر ہے۔

☆..... ارشاد خداوندی ہے

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٌ

[جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کیلئے دو جنتیں ہوں

گی

☆..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

قیامت کے دن سات قسم کے لوگ ایسے ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں اس دن جگہ دیں گے جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا:

- (۱) عادل حکمران (۲) جو ان عبادت گزار (۳) وہ نوجوان جس کا دل مسجد میں اٹک رہا ہو (۴) وہ دو شخص جن میں اللہ کے واسطے محبت ہو اور اس پر ان کا اجتماع ہو
- (۵) وہ جس کو کوئی حسین عورت اپنی طرف مائل کرے اور وہ کہے مجھے اللہ تعالیٰ کا ڈر مانع ہے (۶) وہ جو اتنا مخفی طور پر صدقہ کرے کہ اس کے دوسرے ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو (۷) وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا ذکر تنہائی میں کرے اور اس کے آنسو بہنے لگیں۔

گویا پاکدامنی کی اللہ تعالیٰ اتنی قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس نوجوان کو اپنی خصوصی رحمت میں جگہ دیں گے جس کو کوئی عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ اللہ کے ڈر کی وجہ سے بچا رہے۔

☆..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے اپنی وفات سے پہلے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا

و من قدر علی امرأة او جاریة حراما فترکھا مخافتہ منه ، امنہ

اللہ یوم الفزع الاکبر و حرمة علی النار و ادخله الجنة

جس شخص نے کسی عورت یا لونڈی پر گناہ کی قدرت پائی اور اس کو خدا کے خوف

سے چھوڑ دیا تو اس کو اللہ تعالیٰ بڑی گھبراہٹ کے دن امن نصیب فرمائیں گے،

اس کو دوزخ پر حرام فرمادیں گے اور جنت میں داخل فرمائیں گے |

..... حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آدمی کے ایمان کی سچائی اور قبولیت

میں سے ہے کہ آدمی کو کسی خوبصورت عورت کے ساتھ تنہائی کا موقع ملے اور وہ محض اللہ

تعالیٰ سے خوف کی وجہ سے رک جائے۔

## گناہ سے بچ جانے والوں کے واقعات

(۱)..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سات

مرتبہ سے بھی زیادہ مرتبہ سنی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بنی اسرائیل کی قوم میں کفل نامی ایک شخص تھا جو گناہوں کے کرنے میں بڑا بے

باک تھا۔ ایک مرتبہ ایک عورت آئی جو بہت مجبور تھی۔ اس نے اس کو ساٹھ دینار اس

شرط پر دیئے کہ وہ اسے اپنے ساتھ گناہ کرنے دے۔ عورت راضی ہو گئی۔ پھر جب وہ

اس سے گناہ کرنے لگا اور اس کے پاس بیٹھ گیا جیسا کہ مرد عورت کے پاس بیٹھتا ہے تو

عورت کی چیخ نکل گئی اور رونے لگی۔ اس جوان نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو کیا میں نے

تمہیں اس کیلئے مجبور کیا تھا۔ اس نے کہا نہیں یہ بات نہیں بلکہ یہ گناہ ایسا ہے جو میں نے

آج تک نہیں کیا لیکن آج میں اپنی مجبوری کی وجہ سے مجبور ہو گئی۔ یہ سن کر وہ نو جوان

اس سے ہٹ گیا اور اسے کہا جاؤ چلی جاؤ اور یہ دینار تمہیں بخش دیئے۔ پھر اس شخص نے

کہا کہ اللہ کی قسم کفل کبھی آج کے بعد یہ گناہ نہیں کرے گا۔ پھر یہ شخص اسی رات فوت

ہو گیا۔ صبح ہوئی تو اس کے گھر کے دروازے پر لکھا ہوا تھا قد غفرا لله الکفل (اللہ

نے کفل کی مغفرت کر دی)۔

(۲)..... کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک عبادت گزار نو جوان

تھا۔ وہ ہر وقت عبادت میں مصروف رہتا تھا۔ اتنی عبادت کرتا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے

جلیل قدر صحابی بھی اس کی کثرت عبادت کی وجہ سے حیران ہو جاتے تھے۔ اس نو جوان

کا والد ضعیف العمر تھا۔ وہ نو جوان عشاء کی نماز کے بعد اپنے والد کی خدمت میں ساری

رات مصروف رہتا۔ جس راستہ سے وہ نو جوان مسجد کو جایا کرتا تھا اس راستہ میں ایک

عورت اس نو جوان کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو گئی۔ جب بھی وہ نو جوان گزرتا تھا، وہ

اس کو اپنی طرف بلانے کی کوشش کرتی مگر اس کے دل میں ایک اللہ کی محبت اس قدر سما

چکی تھی کہ اس کے سامنے اس عورت کی زلف فتنہ گردم خمر کی حیثیت رکھتی تھی۔

ایک دن وہ نو جوان عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر واپس لوٹا تو وہ عورت حسب

معمول شیطان کی رسی بن کر سامنے آئی اور اس نے زبردستی پکڑ کر اسے اپنے گھر لے

جانا چاہا۔ جب وہ اسے اپنے گھر کے دروازے تک لے کر گئی تو اسے قرآن پاک کی یہ

آیت یاد آئی اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طَیْفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذٰكُرُوْا فَاِذَا هُمْ

مُبْصِرُوْنَ یعنی جو لوگ متقی ہیں جب ان کو شیطان کی طرف سے کوئی خطرہ پیدا ہو جاتا

ہے تو یاد کر لیتے ہیں اور (حقیقت کو) دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ اس وقت اس نو جوان کے

دل میں اتنا خوف پیدا ہوا کہ وہ زمین پر گر کر بے ہوش ہو گیا۔

ادھر اس کے بوڑھے والد اس کے انتظار میں تھے۔ جب کافی وقت گزر گیا اور وہ

نو جوان نہ پہنچا تو اس کا والد اسے تلاش کرنے کیلئے گھر سے نکلا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ

راستہ میں بے ہوش پڑا ہے۔ وہ اسے گھراٹھو لائے۔ جب ہوش آیا تو پوچھا کہ بیٹا!

تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا تھا کہ تو بے ہوش ہو گیا؟ اس نے واقعہ بتاتے ہوئے وہ

آیت دوبارہ پڑھی اور ساتھ ہی اس کی چیخ نکل گئی۔ اس کے فوراً بعد وہ فوت ہو گیا۔

لوگوں نے رات ہی اس کو غسل اور کفن دے کر دفنادیا۔

(۳)..... حضرت سلیمان بن یسار ایک بہت حسین و جمیل اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ ایک مرتبہ وہ مدینہ منورہ سے اپنے ایک ساتھی کے ساتھ حج کے سفر کو چلے۔ راستے میں ابواء کے مقام پر قیام کیا اور خیمہ لگایا۔ ان کا رفیق سفر کچھ کھانے پینے کا سامان لینے بازار چلا گیا۔ ایک بدوی عورت نے پہاڑ کی چوٹی سے خیمہ میں بیٹھے ہوئے ان کو دیکھا اور فریفتہ ہو گئی اور پہاڑ سے اتر کر ان کے خیمے میں آئی۔ برقع بھی تھا اور ہاتھوں پر دستاں بھی تھی ان کے پاس آکر برقع اٹھا دیا وہ عورت بھی حسن و جمال میں چاند کا ٹکڑا تھی۔ اس نے حضرت سلیمان سے کچھ طلب کیا۔ آپ نے سمجھا کچھ کھانے کو مانگ رہی ہے، آپ دسترخوان کی طرف بڑھے کہ کچھ کھانے کو دیں۔ اس نے کہا مجھے یہ نہیں چاہئے مجھے تو وہ چاہئے جو آدمی اپنی بیوی سے چاہتا ہے۔ حضرت سلیمان نے فرمایا کہ تجھے شیطان نے میرے پاس بھیجا ہے، یہ کہہ کر دونوں گھنٹوں پر منہ رکھ لیا اور رونا شروع کر دیا اور چلا چلا کر رونے لگے۔ وہ عورت تو یہ منظر دیکھ کر کھسک گئی اور یہ بیٹھے روتے رہے۔ اتنے میں ان کے دوست آگئے، دیکھا تو یہ بیٹھے رورہے اور آنکھیں ان کی پھولی ہوئی ہیں۔ انہوں نے یہ دیکھ کر پوچھا کہ کیا بچے یاد آگئے۔ آپ نے کہا نہیں تمہاری غیر موجودگی میں مجھے ایک واقعہ پیش آ گیا اور پھر واقعہ سنایا۔ ان کے ساتھی نے واقعہ سنا تو وہ بھی بیٹھ کر زور و شور سے رونے لگا۔ حضرت سلیمان نے پوچھا تم کیوں رورہے ہو۔ اس نے کہا میں تو اس لئے رورہا ہوں کہ اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو مجھ سے تو صبر نہ ہوتا۔ یہ دونوں روتے ہی رہے۔

جب مکہ پہنچے طواف اور سعی وغیرہ سے فارغ ہوئے تو حجر اسود کے سامنے حضرت سلیمان ایک چادر میں لپٹ کر بیٹھے تھے کہ نیند آگئی خواب میں ایک نہایت حسین و جمیل شخص کی زیارت ہوئی۔ ان سے پوچھا کہ آپ کون ہوں انہوں نے کہا میں یوسف ہوں انہوں نے عرض کیا یوسف صدیق آپ ہی ہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ پھر عرض

کیا کہ آپ کا زلیخا کا قصہ بڑا عجیب ہے، حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ابواء والی عورت کا واقعہ اس سے زیادہ عجیب ہے۔

(۴)..... حضرت شاہ عبدالعزیز ان کا ایک شاگرد تھا بڑا نیک صالح نوجوان تھا اور اللہ نے اس کو بڑا خوبصورت چہرہ عطا کیا تھا جسم عطا کیا تھا اللہ کی شان ایک مرتبہ وہ اپنے مدرسے سے جا رہا تھا کہ راستے میں ایک گھر میں ایک فتنہ والی عورت تھی جس کے دل میں میل تھی برائی تھی اس نے کسی بڑھیا کو بھیجا کہ جاؤ اور اس نوجوان کو گھر بلاؤ اب وہ بڑھیا فتنے کی پڑیا اس کے پاس آئی کہ جی اندر ایک مریضہ ہے اور اس مریضہ کو کچھ دم کر کے دے دو شفا ہو جائے نوجوان بے چارا سادہ تھا بات سمجھ نہ سکا تو وہ اندر پہنچ گیا جب وہاں گیا تو کنڈیاں لگ گئی تالے لگ گئے اور وہ جو گھر کی عورت تھی اس نے بتایا کہ تمہیں آتے جاتے دیکھتی تھی اور آج خلوت ہے موقع ہے اس لئے میں نے تمہیں بلایا کہ ہم دونوں اپنے دل کی خواہشیں پوری کریں اب اس کو احساس ہوا کہ یہ تو گناہ کی طرف بلا رہی ہے اس نے سوچا کہ میں اپنے آپ کو کیسے بچاؤں تو اس وقت کہا کہ اچھا مجھے ذرا بیت الخلاء جانے کی ضرورت ہے تو اس نے کہا کہ ضرورت ہوگی اس کو اس نے بتا دیا یہ نوجوان بیت الخلاء میں گیا وہاں جو گندگی پڑی ہوئی تھی اس گندگی کو اس نے اپنے ہاتھوں پر اور کپڑوں پر لگا لیا جیسے ہی باہر نکلا اتنی بو آ رہی تھی اتنی بو آ رہی تھی کہ کوئی آدمی اس کے قریب بھی نہیں رہ سکتا تھا جب اس عورت نے دیکھا وہ سمجھنے لگی یہ تو پاگل کوئی دیوانہ بے وقوف آدمی ہے کہنے لگی نکل جا یہاں سے مجھے کیا پتہ تھا تم ایسے ہو چنانچہ یہ تو اپنا ایمان بچا کے وہاں سے باہر نکلا۔ اب باہر نکل کر اس کو فکر لاحق ہوئی کہ لوگوں کو بو آئے گی تو مجھ سے پوچھیں گے میں کیا بتاؤں گا بیچارہ جلدی سے بھاگا ہوا گیا سبق میں کبھی دیر سے نہیں پہنچتا تھا، جلدی پہنچتا تھا۔ چنانچہ مدرسے میں پہنچا اور مدرسے جا کر جلدی سے غسل خانے میں گھس گیا کپڑے بھی دھوئے نہایا غسل کیا وہی گیلے کپڑے پہن کر آ گیا اب جب آکر بیچھے یہ درس حدیث میں بیٹھا شاہ صاحب تھوڑی دیر درس

حدیث دیتے رہے تھوڑی دیر کے بعد فرمانے لگے ارے تم میں سے کون ہے جس نے اتنی تیز خوشبو لگائی کہ بیٹھنا مشکل ہو رہا ہے اب طلباء نے ایک دوسرے کو دیکھا ایک طالب علم نے کہا کہ حضرت یہ ابھی آیا ہے اس نے خوشبو لگائی ہوئی ہے شاہ صاحب نے بلا لیا فرمایا کہ بتاؤ کہ تم نے اتنی تیز خوشبو کیوں لگائی اب یہ بتائے نہیں ادھر سے اسرار ادھر سے انکار ادھر سے اسرار ادھر سے انکار جب شاہ صاحب نے ذرا غصے سے کہا کہ بتاتے کیوں نہیں، اب آنکھوں میں آنسو ٹپک آئے کہنے لگا حضرت آپ نے جب پوچھا تو مجھے بتانا ہی پڑ رہا ہے میں نے گناہ سے بچنے کیلئے اپنے جسم کے اوپر نجاست ملی تھی اور ڈر کے مارے نہادھو کر آ گیا حیران اس بات پر ہوں جس جس جگہ پر نجاست ملی تھی اب نہانے کے بعد اسی جگہ سے خوشبو آ رہی ہے چنانچہ یہ نوجوان جب تک جیتا رہا اس کے جسم کے ان حصوں سے خوشبو آتی رہی۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ اس کا نام خواجہ مشکلی مشہور ہو گیا یعنی مشک کی خوشبو آتی تھی تو لوگ اسے خواجہ مشکلی کہا کرتے تھے جو اس کے پاس بیٹھتا تھا اسے مشک کی خوشبو آ یا کرتی تھی اس کے جسم سے۔

تو اللہ رب العزت کے ہاں یہ چیز اتنی پسندیدہ ہے کہ اگر کوئی اس سے بچنے کیلئے اپنے جسم پر گندگی بھی لگائے گا اللہ رب العزت اس کے جسم کے اندر مشک کی خوشبو کو پیدا فرمادیں گے۔

(۵)..... ایک طالب علم کا قصہ کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ دہلی کے ایک مدرسہ میں پڑھتا تھا مگر کسی مسجد میں رات کے وقت قیام کرتا تھا۔ قریبی محلہ میں ایک لڑکی اپنے رشتہ داروں کے یہاں کسی کام کی غرض سے جا رہی تھی کہ اچانک فرقہ دارانہ فساد ہو گیا۔ لوگوں کا ہجوم اور کشت و خون کو دیکھ کر وہ لڑکی گھبرائی اور مسجد میں داخل ہو کر پناہ حاصل کی۔ عشاء کے بعد کا وقت تھا طالب علم اس کو دیکھ کر گھبرایا اور اس سے معذرت کی کہ آپ کا یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں۔ لوگ دیکھیں گے تو میری ذلت ہوگی۔ مجھے مسجد سے بھی نکال دیں گے میری تعلیم کا بھی نقصان ہوگا۔ لڑکی نے کہا کہ باہر جو ہنگامہ ہو رہا ہے وہ

آپ سے مخفی نہیں۔ باہر نکلنے میں میری جان کا بھی خطرہ ہے اور عزت و ناموس کا بھی خطرہ ہے۔ مسجد اللہ کا گھر ہے مجھے یہاں امان نہ ملی تو کہاں ملے گی۔ طالب علم لا جواب ہو کر کہنے لگا کہ چلو ایک کونے میں بیٹھ جاؤ۔ کمرہ چونکہ چھوٹا تھا لہذا طالب علم دوسرے کونے میں بیٹھ کر مطالعہ میں مشغول ہو گیا۔ مطالعہ کے دوران بار بار اپنی انگلی چراغ کی بتی پر رکھ دیتا۔ ساری رات اسی طرح گزاری۔ لڑکی دوسرے کونے میں بیٹھی یہ سب ماجرا دیکھتی رہی۔ جب صبح قریب ہوئی تو طالب علم نے کہا فساد اپنے اپنے گھر چلے گئے اس وقت راستہ صاف ہے آپ چلے میں آپ کو گھر پہنچا دوں۔ لڑکی نے کہا کہ میں اس وقت تک نہ جاؤں گی جب تک آپ مجھے اس کا راز نہ بتادیں گے کہ آپ بار بار انگلی چراغ کی بتی میں کیوں رکھ دیتے تھے۔ طالب علم نے کہا کہ آپ کو اس سے کیا غرض۔ لڑکی نے جب اصرار کیا تو طالب علم نے بتایا کہ شیطان بار بار میرے دل میں دوسو سے ڈال رہا تھا اور مجھے گناہ کی ترغیب دے رہا تھا۔ جب نفس کی خواہش بھڑکتی میں اپنی انگلی چراغ کی لو سے جلاتا اور اپنے نفس کو مخاطب کرتا کہ اے نفس تو دنیا کی آگ کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا بھلا جہنم کی آگ کی تکلیف کیسے برداشت کرے گا۔ لڑکی یہ سن کر حیران ہوئی اور گھر چلی گئی۔ گھر جا کر اس نے والدین کو سارا قصہ من و عن سنایا۔ لڑکی کا والد بہت مالدار اور دیندار تھا۔ لڑکی بھی مہ پارہ اور مہ جین تھی۔ بڑے بڑے مالدار لڑکوں کے رشتے آ رہے تھے۔ مگر لڑکی نے والدین سے کہا کہ اگر آپ اس طالب علم سے میرا نکاح کر دیں تو میں ساری زندگی اسکی خدمت کرنا اپنی سعادت سمجھوں گی۔ چنانچہ طالب علم سے اسکا نکاح ہو گیا اور وہ اس گھر کا مالک بن گیا۔ سچ ہے جو حرام سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ وہ نعمت حلال طریقے سے عطا فرمادیتے ہیں۔

(۶)..... روایت ہے بنی اسرائیل میں ایک نیک جوان تھا جس کے حسن کا ہم پلہ اس زمانہ میں کوئی نہ تھا۔ یہ پٹاریاں بیچا کرتا تھا۔ ایک دن وہ پٹاریاں لئے گھوم رہا تھا کہ ایک عورت کسی بادشاہ کے محل سے نکلی، جب اسے دیکھا تو دوڑی ہوئی اندر گئی اور شہزادی

سے کہا کہ میں نے ایک نوجوان کو دروازے پر دیکھا ہے، اس جیسا خوبصورت آدمی آج تک نہیں دیکھا، شہزادی نے کہا اسے بلا لاؤ۔ اس نے باہر نکل کر نوجوان سے کہا اے جوان اندر آؤ ہم بھی خریدیں گے۔ جب وہ اندر داخل ہوا تو اس نے دروازہ بند کر لیا پھر وہ دوسرے دروازے میں داخل ہوا تو وہ بھی بند کر دیا، اس طرح تین دروازوں میں سے داخل ہوا اور تینوں بند ہو گئے۔ شہزادی سینہ اور چہرے کھولے ہوئے سامنے آئی۔ اس جوان نے کہا کہ اپنی ضرورت کی چیز خرید لو تا کہ میں جاؤں اس نے کہا میں نے اس لئے نہیں بلایا میں نے تو اپنی خواہش نفس پوری کرنے کیلئے بلایا ہے۔ جوان نے کہا خدا سے ڈرو..... اس نے کہا اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں بادشاہ سے کہوں گی تو برے ارادے سے میرے گھر میں گھسا ہے۔ اس نے اسے نصیحت کی مگر وہ نہ مانی پھر اس نے کہا اچھا مجھے وضو کیلئے پانی چاہئے۔ کہنے لگی میرے ساتھ یہاں نہیں کرو، لوٹو پانی سے کہا گھر کی چھت پر پانی رکھ دو جہاں سے یہ کسی طرف بھاگ نہ سکے۔ وہ چھت زمین سے چالیس گز اونچی تھی۔ جب یہ اوپر پہنچا تو کہنے لگا ”اے اللہ مجھے برے کام پر اکسایا جا رہا ہے لیکن میں اپنے آپ کو یہاں سے گرا دینا، گناہ کے ارتکاب کرنے سے زیادہ بہتر سمجھتا ہوں، پھر بسم اللہ کہہ کر چھت سے کود پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جس نے اس کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کر دیا اور اسے کچھ تکلیف نہ ہوئی۔ اس نے پھر دعا کی اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بغیر اس تجارت کے بھی روزی دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے پاس سونے کی ایک تھیلی بھیجی۔ اس نے اس میں سے جتنا اس کے کپڑے میں سما یا لے لیا۔ پھر اس نے دعا کی اے اللہ اگر یہ میری دنیا کی روزی ہے تو مجھے اس میں برکت دے اور اگر اس کے بدلے میرے اخروی ثواب کم کیا گیا ہے تو مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ آواز دی گئی کہ یہ ایک جزو ہے اس صبر کا جو کو تو نے چھت سے گرتے وقت اختیار کیا تھا۔ اس نے کہا اخروی ثواب کم کرنے والی چیز مجھے درکار نہیں چنانچہ اس سے وہ تھیلی پھیر لی گئی۔